20705-اگر مطلقہ عورت شادی کرلے تو اسے حق پرورش نہیں ملے گا

سوال

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور ہمارے چار بیٹے ہیں جن کی عمریں سات پانچ اور تین اور ایک برس ہے، پھر میری طلاق شدہ بیوی نے ایک مسلمان شخص سے شادی کرلی، اور میں نے اپنی اولاد کا حق پرورش طلب کیا تو بیوی نے بچوں کی پرورش کا حق مجھے دینے سے انکار کردیا، اور میرے لیے بچوں سے ملنا بھی مشکل کردیا، اس حالت میں میرے ذمہ کیا واجب ہوتا ہے ؟

اور کیا قرآن وسنت میں کوئی ایسی دلیل ملتی ہے جو باپ کو بچوں کی تربیت وپرورش کا حق دیتی ہو، میری بیوی کہتی ہے کہ اگر اس سلسلہ میں کوئی صریح آیت نہ ہو تو یہ مسئلہ اجتھاد کی طرف لوٹتا ہے اور اس کا اجتھاد یہی ہے، کیا اس کی بات صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

ماں جب تک شادی نہ کرے تو وہ سات برس سے قبل تک اپنے بچوں کی پرورش کی زیادہ حقدار ہے، اور جب شادی کرلے تو یہ حق پروش اس کے ساتھ والے کو منتقل ہوجائیگا، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس بیٹے کے لیے میرا پیٹ اس کے لیے رہنے کی جگہ تھی، اور میری چھاتی اس کی خوراک کا باعث تھی، اور میری گود اس کی حفاظت کی جگہ تھی، اور اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے، اور اب اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا :

"تم جب تک نکاح نہیں کرتی اس کی زیادہ حقدار ہو"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2276) مسند احمد حدیث نمبر (6707) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابوداود حدیث نمبر (1968) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

باپ کو اپنے بچے دیکھنے اور ان کے حالات دریافت کرنا ممکن بنانا ضروری ہے، چاہے وہ ماں کی پرورش میں ہو یا کسی اور کی پرورش میں.

اس لیے کہ ماں کی شادی سے حق پرورش ساقط ہو کر اس کے بعد والے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، اور ماں کے بعد کون زیادہ حقدار ہوگا اس کی تعیین میں فقھاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ حق پرورش نانی کو منتقل ہوجائیگا، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ راجح قرار دیا ہے کہ نانی کی بجائے باپ اولی ہے، اس بنا پر حق پرورش آپ کی طرف منتقل ہوجائیگا"

دیکھیں : الشرح الممتع (26/6) مکمل طبع.

اسی طرح اگرماں کافریافاسق ہوتوحق پرورش باپ کومنتقل ہوجائیگا، حتی کہ جولوگ کہتے ہیں کہ باپ کی بجائے نانی زیادہ حقدار ہے ان کے ہاں بھی باپ کی طرف منتقل ہوجائیگا.

اوریہ جاننا ضروری ہے کہ پرورش کا مقصد بچے کی دیکھ بھال اوراس کی حفاظت ہے، اس لیے کسی شخص کے فسق وفجوراورفساد یا ضیاع وسستی وکوتاہی یا کثرت سفر کی وجہ سے اس کا حق پرورش ساقط ہوجاتا ہے، کیونکہ یہ اشیاء بچے کی مصلحت کے لیے نقصاندہ اورمضر ہیں.

اوروالدین کوبچے کی مصلحت کومدنظر رکھتے ہوئے اس معاملہ ایک دوسرے کا تعاون کرنا چاہیے تاکہ ان دونوں کا اختلاف اورتنازع بچے کے ضائع ہونے اورناکامی کا باعث نہ بنے.

قرآن مجید میں کوئی مخصوص آیت نہیں جویہ تحدید کرتی ہوکہ پرورش کا زیادہ حقدار کون ہے، لیکن مسلمان شخص کواللہ عزوجل کا یہی فرمان کافی ہے:

.{اوررسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں جودیں وہ لے لیا کرو، اورجس سے تمہیں روکیں اس سے رک جایا کرو، اوراللہ کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے}.الحشر (7).

اوریہ فرمان باری تعالی بھی:

.{قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ اس وقت تک مومن ہی نہیں ہوسکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جوآپ ان میں فیصلہ کردیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اورناخوشی نہ پائیں اورفرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں}.النساء (65).

اورایک دوسرے مقام پرارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

.{اوردیکھو کسی مومن مردوعورت کواللہ اوراس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یادرکھو) اللہ تعالی اوراس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کریگا، وہ صریح گمراہی میں پڑے گا}.الاحزاب (36).

اورنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ اگرماں شادی کرلے تواس کا حق پرورش ساقط ہوجاتا ہے، جیسا کہ اوپر حدیث میں بیان ہوچکا ہے، اس لیے مومن عورت کواس فیصلہ پرراضی ہوکراسے تسلیم کرنا چاہیے.

واللہ اعلم.